9359 ـ عبادت میں ریاکاری کا داخل ہونا

سوال

کیا انسان کو ایسے عمل کا ثواب حاصل ہوتا ہے جو ریاکاری کے لیے کیا جائے اور دوران عمل ہی نیت بدل کر وہ اللہ خالصتا اللہ کے لیے ہو ؟
مثلا میں نے قرآن مجید مکمل ختم کیا تو مجھ میں ریاکاری کا عنصر داخل ہو گیا، لھذا جب میں نے اس سوچ کا اخلاص للہ کی سوچ کے ساتھ مقابلہ کیا تو کیا مجھے اس تلاوت کا ثواب ملے گا یا ریاء کے سبب ضائع ہو جائے گا؟ اگرچہ ریاء عمل کرنے کے بعد ہی آئی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عبادت میں ریاء کاری کا عنصر تین طرح سے شامل ہوتا ہے:

پہلی وجہ:

کہ ابتداء سے اس عبادت کا باعث ریاکاری اور لوگوں کو دکھلاوا ہو؛ مثلا اس شخص کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز ادا کرنا شروع کر دے، تا کہ لوگ اس کی نماز پر اس کی تعریف کریں، تو یہ عبادت کو باطل کر رکھ دے گی.

دوسری وجہ:

دوران عبادت ریاکاری شامل ہو جائے، یعنی دوسرے معنی میں یہ کہ ابتدا میں تو اس نے عبادت خالصتا اللہ تعالی کے لیےشروع کی، لیکن پھر عبادت کے دوران ہی اس میں ریاکاری شامل ہو گئی، تو یہ عبادت دو حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتی:

پہلی حالت:

عبادت کا پہلا حصہ عبادت کے آخری حصہ سے مرتبط نہ ہو ، لھذا عبادت پہلا حصہ تو ہر حالت میں صحیح ہے،

اور اس کا آخر باطل ہے.

اس کی مثال اس طرح ہےکہ: ایك شخص کے پاس سو ریال ہیں وہ انہیں صدقہ کرنا چاہتا ہے، تو اس نے پچاس ریال خالص اللہ کے لیے صدقہ کر دیے، پھر باقی پچاس ریال میں ریاکاری آگئی، لھذا پہلے پچاس ریال صحیح اور مقبول ہیں، اور باقی پچاس ریال کا صدقہ اخلاس اور ریاری دونوں کے اختلاط کی بنا پر باطل ہیں.

دوسری حالت:

کہ عبادت کا ابتدائی حصہ بھی آخری عبادت کے ساتھ مرتبط ہو: تو اس وقت بھی انسان دو معاملوں سے خالی نہیں ہو گا:

پہلا معاملہ:

کہ وہ ریاکاری کو دور اور ختم کرے، اور اس کی طرف دھیان نہ دیتا ہو بلکہ اس سے اعراض کرتا اور اسے ناپسند کرتا ہو: تو اس پر کچھ بھی اثرانداز نہیں ہو گی:

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے وہ کچھ معاف کردیا ہے جو اس کے نفس میں ہوتا ہے، جب تك کہ وہ اس پر عمل نہ کرلے یا کلام نہ کرے"

دوسرا معاملہ:

وہ اس ریاکاری پر مطمئن ہو اور اسے دور نہ کرے: تو اس وقت اس کی ساری عبادت باطل ہو کر رہ جائے گی؛ کیونکہ اس کا پہلا حصہ بھی آخری حصہ کے ساتھ مرتبط ہے.

اس کی مثال اس طرح ہے کہ:

نماز خالصتا اللہ تعالی کے لیے شروع کی جائے، پھر دوسری رکعت میں ریاکاری شامل ہو جائے، توپہلا حصہ آخری حصے کے ساتھ مرتبط ہونے کی بنا پر ساری کی ساری نماز باطل ہو جائے گی.

تیسری وجہ:

یہ کہ عبادت ختم ہو جانے کے بعد ریاکاری پیدا ہو جائے: تو اس صورت میں اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا، اور نہ ہی باطل ہو گی، کیونکہ وہ عبادت صحیح پوری ہوئی ہے، تو عبادت ختم ہونے کےبعد پیدا ہونے والی ریاکاری کی بنا پر

وہ عبادت باطل نہيں ہو گی.

اور يہ رياکاری ميں شامل نہيں ہوتا کہ لوگوں کو انسان کی عبادت معلوم ہوجائےتو وہ انسان خوشی محسوس کرے، کيونکہ تو عبادت سے فارغ ہو جانے کے بعد ہوا ہے.

اور يہ بھی رياکاری نہيں کہ انسان اطاعت اور فرمانبرداری کا فعل کرنے پر مسرور ہو؛ کيونکہ يہ تو اس کے ايمان کی دليل ہے.

نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم کا فرمان ہے:

" جسے اس کی اپنی نيکی خوش کردے، اور برائی اسے ناراض کردے تو يہی مومن ہے"

اور نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم سے اس کے بارہ ميں سوال کيا گيا تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

يہ مومن کے ليے دنيا ميں ہی جلدی ملنے والی خوشخبری ہے"

ديکھيں: مجموع فتاوی الشيخ ابن عثيمين (2 / 29 ـ 30).

واللہ اعلم .